بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں پاکستان فارمیسی کونسل PCP اور HEC کے مجوزہ پانچ تعلیمی و تحقیقی شعبہ جات نہ بنائے جانے کا تجزیاتی جائزہ۔

فارماسسٹ فیڈریشن (پاکستان)؛ فارماسسٹ الائینس (پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن)

http//:www.pharmarev.com; http//:www.pharmacistfed.wordpress.com

آجکل علم یہ ایک تجارتی مال، قابل فروخت اثاثہ اور حصول ملازمت کا بہترین محرک بن گیا۔ جس سے انسانی معاشرے میں کئی ناپسندیدہ تبدیلیاں برپا ہونے لگیں۔ اور بدقسمتی سے آج یہ علم ایک منافع بخش کاروبار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اساتذہ، انتظامیہ اور اداروں کا ایک ہی مرکز ومحور ہے۔ کہ کہاں سے اور کتنا منافع کمایا جائے۔ اسے کیسے بڑھایا جائے۔ چنانچہ آج پیشہ فارمیسی کے اکثر وپیشتر ادارے رضائے الٰہی اور خدمت انسانی کی بجائے حصول دولت کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ جن علمی اداروں سے روشنی برآمد ہونی تھی۔ جہاں سے پیشہ فارمیسی کی ترقی وعروج کے راستے دریافت ہونے تھے۔ ادویاتی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کی منصوبہ بندی ہونی تھی۔ ڈرگ رولز Drug Rules کی عملداری اور ماہرین ادویات کو ان کی حقیقی ادویاتی وطبی ذمہ داریاں تفویض کرنے کی بات ہونی تھی۔ علم وہنر کا فروغ اور تحقیق واشاعت کا بول بالا ہونا تھا۔ وہاں آج جبر وقہر، بد دیانتی و بدعنوانی اور بے برکتی و بے قدری نمایاں دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے۔ قسمت نوع بشر کے چارہ گر اور صنعت نوع انسانی کے صورت گر ایک طے شدہ بددیانتی (Engineered corruption) میں ملوث ہیں۔ ہم اپنے براہ راست مشاہدے کی بنیاد پر یہ دعوٰی کر سکتے ہیں۔ کہ کئی اساتذہ ہی نہیں بلکہ سربراہان ادارہ جات (Principal/Chairman/Dean) بھی محض مادی مفاد کیلئے ایسے غیر قانونی وغیر اخلاقی فیصلے کر جاتے ہیں۔ جسے دیکھ کر شاید پنجاب پولیس کے بددیانت تھانیداران بھی شرما جائیں۔ اور اپنی ایمانداری وفرض شناسی کے نسبت وتناسب پر فخر محسوس کریں۔ کیونکہ نہ وہ علم وروشنی کے مسافر ہیں۔ نہ معمار قوم ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں۔ نہ درس وتدریس جیسے مقدس پیشے سے منسلک ہیں۔ اور نہ ہی معلم ہونے کے پیغمبرانہ منصب پر فائز ہیں۔

بہاؤالدین یونیورسٹی، ملتان میں شعبہ فارمیسی کا آغاز 1976 میں فیکلٹی آف میڈیسن، ڈینسٹری اینڈ فارمیسی کے تحت تین سالہ بی فارمیسی سے ہوا۔ 1979 میں چار سالہ بی فارمیسی، 1986 میں ایم فل اور 2003 میں پانچ سالہ Pharm-D کا آغاز ہوا۔ 1992 میں شعبہ فارمیسی کو فیکلٹی آف فارمیسی کا درجہ دیا گیا۔ جو ہنوز ابھی تک ہے۔ جسے کے تحت پانچ متعلقہ تدریسی شعبہ جات اور انکے نگران Chairmans نہیں بنائے گئے۔ اور نہ ہی مستقبل قریب میں ایسا کرنے کا کوئی پیشہ ورانہ شوق، جذباتی لگاؤ اور مثبت لگن Positive potential محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں چار پروفیسرز، دو ایسوسی ایٹ پروفیسرز، چار اسسٹنٹ پروفیسرز اور دو لیکچرارز ہیں۔ چنانچہ یہاں اصولی اعتبار سے فارمیسی کونسل اور HEC کے وضع کردہ ڈھانچے Organogram کے مطابق پانچ اصولی تدریسی شعبہ جات اور نگران بننے کے امکانات زیادہ ہونے چاہئے۔ پاکستان میں اگر کہیں بین الاقوامی معیار کا تعلیمی نظام مروج ہے تو وہ فیکلٹی آف فارمیسی، کراچی یونیورسٹی، کراچی ہے۔ جس کا ہم پہلے بھی مختلف مواقع پر اعتراف کر چکے ہیں۔ اس کی مزید تفصیل درج ذیل جدول Table میں بیان کی گئی ہے۔

" عزیز فارماسسٹ ساتھیو! اگر ہم عمیق نظر سے دیکھیں تو ایسے تمام ادارے جہاں فارمیسی کے پانچ تدریسی شعبہ جات بنانے کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ وہاں پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن PPA پر قابض پروفیشنل گروپ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوگا۔ لاہور، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، کوئٹہ، اسلام آباد وغیرہ میں آپکو ایسے کئی فارماسسٹ دشمن ملیں گے۔ جو کسی بھی قیمت پر اپنے غیر قانونی ذاتی وشخصی مفادات پر آنچ نہیں آنے دینگے۔ اصول وقانون اور امانت ودیانت سے گریز کرینگے۔ یونیورسٹی کالج آف فارمیسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور جو عرصہ دراز سے پروفیشنل گروپ کی آماجگاہ چلی آرہی ہے۔ یہاں کے معتبر اساتذہ کسی صورت پانچ اصولی تدریسی شعبہ جات نہیں بننے دینگے۔ کبھی اپنے اختیارات واقتدار

میں کمی اور دنیاوی و مادی مفادات کے نقصان کو برداشت نہیں کرینگے۔ یہ لوگ کبھی پیشہ ورانہ مفادات کا تحفظ اور قوم کو معیاری ادویاتی نظام کے بنیادی خدوخال نہیں دینگے۔ انکے موجودہ سربراہ ادارہ کے ساتھ دیگر اساتذہ بھی ایسے کسی بھی طرح کے ارادے سے الا ماشاء اللہ احتراز فرمائنگے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے معتبر اساتذہ کا بھی پروفیشنل گروپ سے اچھا ملن ورتن ہے۔ جنہوں نے پانچ تدریسی شعبہ جات سے فرار کا دانشمندانہ طریق کار اختیار کیا۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان کے نمایاں اساتذہ اگرچہ اپنے تعلیمی ملازمت کے آخری دور میں ہیں۔ مگر پھر بھی اپنے ذاتی مفادات کو اجتمائی مفادات پر ترجیح دینگے۔ کچھ ایسی ہی سے صورتحال آپکو یونیورسٹی آف سرگودہا، قائداعظم یونیورسٹی اور گومل یونیورسٹی کی ہے۔ چنانچہ اس حالات میں فارمیسی کونسل آف پاکستان یقیناً بہت کچھ کرنا چاہتی ہے۔ مگر بدقسمتی پیشہ ورانہ تنظیمیں، اساتذہ اور تعلیمی ادارے Faculty and teaching institutions اس کا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں۔ اور شائد فارمیسی کونسل کو بھی ان کو ساتھ چلانے کے حوالے سے کچھ تحفظات ہوں۔

پاکستان کے سرکاری فارمیسی اداروں کی بنیادی معلومات اور اساتذہ کی تفصیل۔

یونیورسٹی اور ادارہ	وائس چانسلر	ڈین	چیئرمین	پروفیسر	اسوسی ایٹ پروفیسر	اسسٹنٹ پروفیسر	لیکچرار
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف فارمیسی اینڈ الٹرنیٹو میڈیسن، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔	ڈاکٹر قیصر مشتاق	ڈاکٹر محمود احمد	ڈاکٹر نوید اختر	2	4	9	8
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف فارمیسی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔	ڈاکٹر سید خواجہ القمہ	ڈاکٹر خالد حسین جانباز	ڈاکٹر بشیر احمد چوہدری	5	1	4	10
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف فارمیسی، یونیورسٹی آف سرگودہا۔	ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری	ڈاکٹر ساجد بشیر	ڈاکٹر ساجد بشیر	2	0	11	9
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف لائف اینڈ انوائرمنٹل سائنسز، یونیورسٹی آف پشاور۔	ڈاکٹر محمد رسول جان	ڈاکٹر عامر نواز خان	ڈاکٹر محمد سعید	6	2	5	6
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف بیالوجیکل سائنسز، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔	ڈاکٹر محمد جاوید	ڈاکٹر اصغری بانو	ڈاکٹر گل مجید خان	1	0	11	2

فارماسسٹ فیڈریشن (پاکستان)

فارماسسٹ الائینس (پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن)

www.pharmarev.com

www.pharmacistfed.wordpress.com